# قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا تقسیم ہند، تبادلہ آبادی اور زمین/جائیداد پر موقف

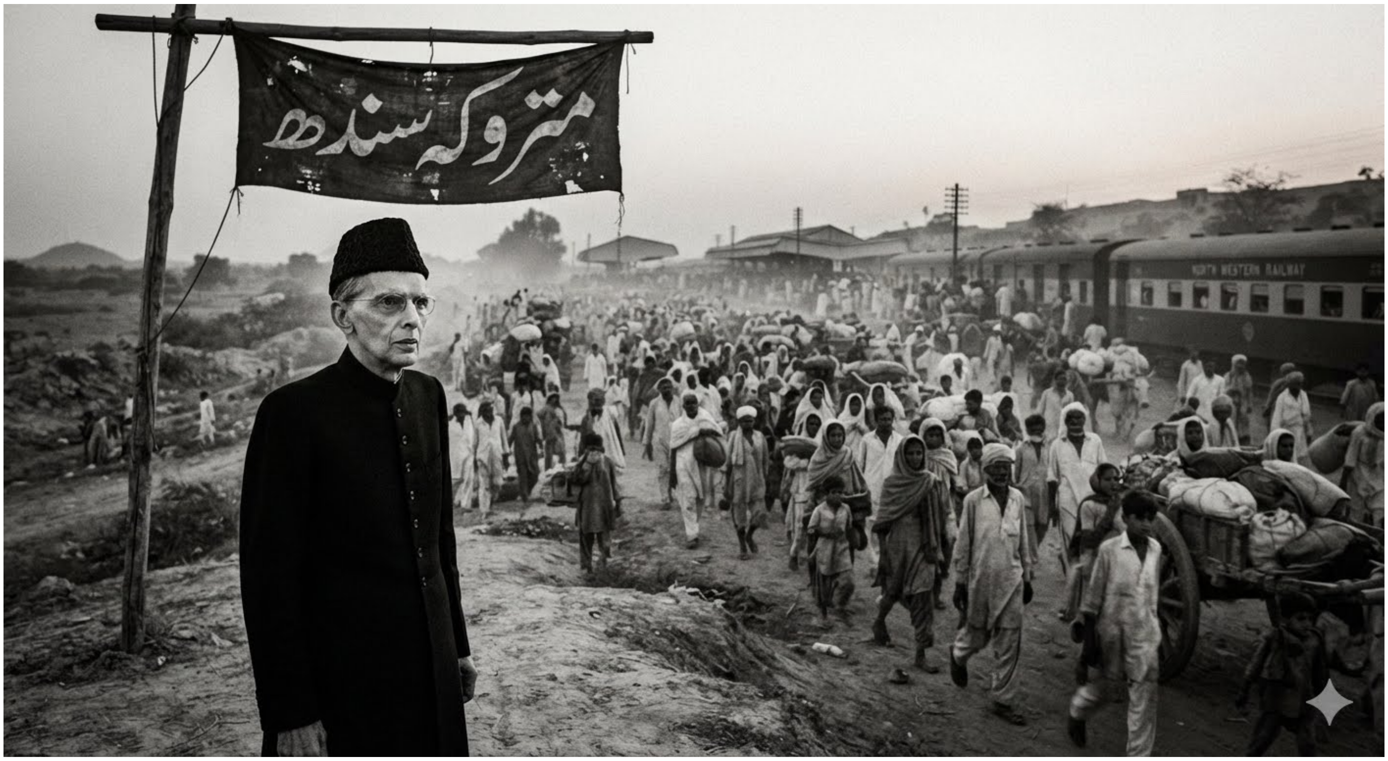


تحقیق: ڈاکٹر ندیم رضوی

درج ذیل قائد اعظم کے بیانات و فیصلہ سے واضح ہوتا ہے کہ تبادلہ آبادی و زمین ارادی نہیں مگر منطقی انجام تھا۔ ۱۴ اگست کو حاصل ہونے والا پاکستان وہ نہیں جسکا مطالبہ تھا یا ارادہ۔ یہ پاکستان کٹا پٹا تھا اور اسکے نتائج بھی ارادی کم واقعات پہ منحصر تھے۔ اگر پنجاب و بنگال کی تقسیم نا ہوتی تو بڑے پیمانے پہ قتل عام و نقل مکانی بھی نا ہوتی جو ہوئی۔

قائد اعظم نے شروع میں بڑے پیمانے پر زبردستی تبادلہ آبادی کی حمایت نہیں کی کیوں کہ مسلم لیگ اور کانگریس دونوں کا سرکاری موقف یہ تھا کہ اقلیتیں اپنے گھروں میں رہیں اور ان کے حقوق محفوظ رہیں۔

فرقہ وارانہ فسادات جو سنہ ۱۹۴۶ میں ہوئے (خاص طور پر بہار میں مسلمانوں کا قتل عام) کے بعد ان کا موقف تبدیل ہوا۔

آئی بی ڈیپارٹمنٹ سے شایع شدہ اور آج بھی یوکے کی نیشنل آرکائیو پہ موجود ہے قائد اعظم کا یہ بیان کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مطالبہ پنجاب و بنگال کی تقسیم نہیں تھا اگر تقسیم ہوگی تو قتل عام ہوگا اور نتیجہ میں تبادلہ آبادی و زمین بھی ہوگا
https://www.nationalarchives.gov.uk/wp-content/uploads/2014/03/fo371-635331.jpg

سب سے مشہور بیان ۱۱ ستمبر ۱۹۴۶
(بمبئی سے جاری کردہ بیان)
"ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہونے والے خوفناک قتل عام کے پیش نظر میری رائے ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکام کو فوری طور پر تبادلہ آبادی کے سوال پر غور کرنا چاہیے تاکہ اس بات کی وحشیانہ تکرار سے بچا جا سکے جو ان علاقوں میں ہوئی جہاں چھوٹی اقلیتوں کو اکثریت نے ذبح کر دیا۔"

دیگر بیانات:

نومبر 1946: بہار سانحہ کے بعد "تبادلہ آبادی پر سنجیدگی سے غور کیا جائے"-
اپریل 1947: "جلد یا بدیر تبادلہ آبادی ہونا پڑے گا۔ دونوں ریاستیں جب ضروری اور ممکن ہو اسے انجام دیں گی۔"-

زمین اور جائیداد پر موقف

قائد اعظم **پورے پنجاب اور بنگال** کو پاکستان میں شامل رکھنا چاہتے تھے۔ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کو وہ کیڑا کھایا ہوا پاکستان قرار دیتے تھے۔

ریڈکلف ایوارڈ آنے کے بعد انہوں نے اسے ناانصاف، ناقابل فہم اور گمراہ کن قرار دیا، لیکن پہلے سے کیے گئے وعدے کی وجہ سے قبول کیا۔

تقسیم کے بعد متروکہ زمین کا بڑا مسئلہ پیدا ہوا۔

قائد اعظم نے ابتدا میں اقلیتوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی تلقین کی، لیکن فسادات کے بعد رضاکارانہ تبادلہ آبادی کی تجویز دی۔ زمین کے معاملے میں وہ مسلم اکثریتی علاقوں کو مکمل طور پر پاکستان میں شامل رکھنا چاہتے تھے اور اقلیتوں کی جائیداد کے تحفظ کی ضمانت دیتے رہے۔ تقسیم کے بعد جو تباہی ہوئی، وہ ان کے اصل تصور سے مختلف تھی۔

حوالہ:

## نومبر 1946 کا بیان .

اصل الفاظ:

"The exchange of populations will have to be considered seriously as far as possible, especially after this Bihar tragedy."

اردو ترجمہ:

"تبادلہ آبادی پر جہاں تک ممکن ہو سنجیدگی سے غور کیا جائے گا، خاص طور پر بہار کے اس سانحے کے بعد۔"

یہ بیان 14 نومبر 1946 کو دہلی میں دیا گیا (کچھ اخبارات میں 15 نومبر کو شائع ہوا)۔

Jinnah Papers (Quaid-i-Azam Papers Project)، Volume 14: League-Congress Deadlock (1 August 1946 – 19 February 1947)

ڈان اخبار نے اسے ۱۵ نومبرک ۱۹۴۶ و شائع کیا۔

اس کے علاوہ 25 نومبر 1946 کو کراچی میں پریس کانفرنس میں بھی قائد اعظم نے اسی نوعیت کا بیان دیا تھا کہ حکام کو فوری طور پر تبادلہ آبادی کے سوال پر غور کرنا چاہیے۔

## اپریل 1947 کا بیان

اصل الفاظ (مکمل سیاق و سباق کے ساتھ)

"It is obvious that if the Hindu minorities in Pakistan wish to emigrate and go to their homelands of Hindustan, they will be at liberty to do so and, vice versa, those Muslims who

wish to emigrate from Hindustan can do so and go to Pakistan; and sooner or later an exchange of population will have to take place, and the Constituent Assemblies of Pakistan and Hindustan can take up the matter and subsequently the respective Governments in Pakistan and Hindustan can effectively carry out the exchange of population wherever it may be necessary and feasible.”

اردو ترجمہ

جلد یا بدیر تبادلہ آبادی ہونا پڑے گا، اور پاکستان و ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیاں اس معاملے پر غور کر سکتی ہیں،“

”بعد ازاں دونوں حکومتیں جہاں ضروری اور ممکن ہو تبادلہ آبادی کو مؤثر طریقے سے انجام دے سکتی ہیں۔

حوالہ:

یہ بیان 30 اپریل 1947 کو جاری کیا گیا۔

Jinnah Papers، Series 1, Volume 1: Prelude to Pakistan (20 February – 2 June 1947)، صفحہ

682-681 پر موجود ہے۔

Mehrunnisa Ali (مرتبہ)، Jinnah on World Affairs: Select Documents, 1908-1948 (Pakistan Study Centre, University of Karachi, 2007)، صفحہ 372 پر بھی درج ہے۔

یہ دونوں بیانات قائد اعظم پیپرز پراجیکٹ (قومی دارالحکومت پاکستان کے قومی آرکائیوز) کی سرکاری اشاعتوں میں محفوظ ہیں، اس لیے انہیں مستند سمجھا جاتا ہے۔

## سندھ لینڈ ایلینیشن بل

(Sindh Land Alienation Bill, 1947)

سندھ سمبلی نے بددیانتی کی بُنیاد پہ یہ بل قیام پاکستان سے چند دن قبل منظور کر لیا تھا، لیکن برصغیر کی تقسیم اور اقتدار کی منتقلی کی وجہ سے یہ بل قانونی شکل نہ پاسکا وائسرائے کی تاخیر: اسمبلی سے پاس ہونے کے بعد، یہ بل حتمی شاہی منظوری کے لیے ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھیجا گیا۔ چونکہ تقسیم ہند کا وقت قریب تھا، اس لیے ماؤنٹ بیٹن نے اس پر دستخط کرنے میں تاخیر کی اور حتمی فیصلہ آنے والی نئی حکومت پر چھوڑ دیا۔

- **قائد اعظم کا ویٹو:** پاکستان کے قیام کے بعد، یہ بل بطور گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح کے سامنے پیش کیا گیا۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان اور ان کی کابینہ کے مشورے پر، **قائد اعظم محمد علی جناح نے اس بل پر دستخط کرنے سے انکار (ویٹو) کر دیا۔**
- **منسوخی کی وجہ:** نوآباد ملک کی حکومت نے مقامی سندھیوں کو زمینیں واپس کرنے کے بجائے، ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے لاکھوں مسلم مہاجرین کی آباد کاری کو ترجیح دی۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی ان زمینوں کو 'متروکہ املاک (Evacuee Property)' کے پول میں شامل کیا جائے تاکہ مہاجرین کو سیٹل کیا جا سکے۔

# 379

*M. A. Jinnah to Winston Churchill*

*Chur 2/43: f 98*[1]

10 AURANGZEB ROAD, NEW DELHI, INDIA,
*2 May 1947*

Dear Mr. Churchill,

I thought I should send you the accompanying statement that was issued by me recently, as perhaps your attention may not be drawn to the full text.

I hope you will give very careful consideration to it, as I understand His Majesty's Government are about to take their decision regarding the grave issues that are facing us.

Yours sincerely,
M. A. JINNAH

Rt. Hon'ble Winston S. Churchill,
Leader of the Opposition,
Houses of Parliament,
London

[1]*Churchill Collection*, Churchill College, Cambridge.

*Enclosure to No. 379*

*Chur 2/43: ff 99-100*
*Statement by Jinnah on Partition of India*

[*30 April 1947*]

I find from Press reports that the Congress has now started

Hindustan can do so and go to Pakistan; and sooner or later an exchange of population will have to take place, and the Constituent Assemblies of Pakistan and Hindustan can take up the matter and subsequently the respective Governments in Pakistan and Hindustan can effectively carry out the exchange of population wherever it may be necessary and feasible.

The Congress propaganda is intended to disrupt and put obstacles, obstructions and difficulties in the way of an amicable solution. It is quite obvious that they have put up the Hindu Mahasabha in Bengal and the Sikhs in the Punjab and the Congress Press is inciting the Sikhs and misleading them.

The Sikhs do not stand to gain by the partition of the Punjab, but will be split into two halves. More than half of their population will have to remain in Pakistan even if a partition of the Punjab takes place according to their conception, whereas in Pakistan, as proposed by the Muslim League, they will play, as one solid minority, a very big part.

SMOOTH TRANSFER

We have always been very willing to meet them in every reasonable way. Besides, the White Paper of February 20[3] lays down that power will be transferred to the authority or authorities in a manner that will be smooth and will create the least amount of difficulty and trouble.

If power is to be transferred to various Governments, it can only be done successfully to the Pakistan Group and the Hindustan Group, which will establish stable, secure Governments and will be able to run these Governments peacefully and successfully.

The transfer of power to the Pakistan and Hindustan Governments must mean a division of the Defences as a *sine qua non* of such a transfer, and the Defence Forces should be completely divided and, in my opinion, can be divided before June 1948. The States of Pakistan and Hindustan should be made absolutely free, independent and sovereign. This is a clear-cut road and the only practical solution of India's constitutional problem.[4]

[1]See Annex to No. 124, Resolution No. 3.

[2]The Hindu Mahasabha passed a resolution at Calcutta on 16 March calling on the British Government as well as the Interim Government and the Constituent Assembly to partition Bengal immediately and to set up a separate province for Bengali Hindus before any transfer of power. *Civil & Military Gazette*, 18 March 1947. Shyama Prasad Mookerjee had insisted on the division of Bengal into Hindu and Muslim provinces irrespective of the partition of India. See *IOR, Mountbatten Papers, MSS Eur F. 200/22, Bengal, Partition, Notes by Mookerjee*.

[3]No. 1.

[4]This statement has also been reproduced in *TP*, X, Annex I to No. 276, pp. 543-545.

emphasising that, in the event of Pakistan and Hindustan being established, the Punjab will be partitioned,[1] while the Hindu Mahasabha has started a vigorous propaganda that Bengal should be partitioned.[2]

I would point out that there is a great deal of confusion created on purpose. The question of the division of India, as proposed by the Muslim League, is based on the fundamental fact that there are two nations, Hindus and Muslims, and the underlying principle is that we want a national home and a national State in our homelands, which are predominantly Muslim and comprise the single units of the Punjab, the Frontier Province, Sind, Baluchistan, Bengal and Assam.

This will give the Hindus their national home and their national State of Hindustan, which means three-fourths of British India.

Now the question of partitioning Bengal and the Punjab is raised, not with a bona fide object, but as a sinister move actuated by spite and bitterness, as they feel that India is going to be divided —firstly to create more difficulties for the British Government and the Viceroy, and secondly to unnerve the Muslims by repeatedly emphasising that the Muslims will get a truncated or mutilated and moth-eaten Pakistan.

This clamour is not based on any sound principle, except that the Hindu minorities in the Punjab and Bengal wish to cut up these Provinces and cut up their own people into two in these Provinces. The Hindus have their homelands, as I said, consisting of six vast Provinces.

Merely because a portion of the minorities in the Pakistan Provinces has taken up this attitude, the British Government should not countenance it, because the result will be logically that all other Provinces will have to be cut up in a similar way, which will be dangerous. To embark on this line will lead to the breaking up of the various Provinces, and create a far more dangerous situation in the future than at present. If such a process were to be adopted, it would strike at the root of the administrative, economic and political life of the Provinces, which have for nearly a century been developed and built up on that basis and have grown and are functioning under the present Constitution as autonomous Provinces.

NO COMPARISON

It is a mistake to compare the basic principle of the demand for Pakistan and the demand for the cutting up of the Provinces throughout India into fragmentation. I hope neither the Viceroy nor His Majesty's Government will fall into this trap and commit a grave error.

It is obvious that if the Hindu minorities in Pakistan wish to emigrate and go to their homelands of Hindustan, they will be at liberty to do so and, vice versa, those Muslims who wish to emigrate from

## MOVE TO PARTITION PUNJAB AND BENGAL

### Text of Mr. Jinnah's Statement

I. and B. Department,
New Delhi, 4th May 1947.

Following is the text of Mr. Jinnah's statement opposing partition of the Punjab and Bengal:-

"I find from press reports that Congress has now started by emphasising that in the event of Pakistan and Hindustan being established, the Punjab will be partitioned, and the Hindu Mahasabha has started vigorous propaganda that Bengal should be partitioned.

"I would like to point out that there is a great deal of confusion created on purpose. The question of a division of India, as proposed by the Muslim League, is based on the fundamental fact that there are two nations - Hindus and Muslims - and the underlying principle is that we want a national home and a national state in our homelands which are predominantly Muslim and comprise the six units of the Punjab, the N.W.F.P., Sind, Baluchistan, Bengal and Assam. This will give the Hindus their national home and a national state of Hindustan, which means three-fourths of British India.

"Now the question of partitioning Bengal and the Punjab is raised, not with a 'bona fide' object, but as a sinister move actuated by spite and bitterness, as they feel that India is going to be divided, firstly to create more difficulties in the way for the British Government and the Viceroy and secondly to unnerve the Muslims by opening and repeatedly emphasising that the Muslims will get a truncated or mutilated moth-eaten Pakistan. This clamour is not based on any sound principle, except that the Hindu minorities in the Punjab and Bengal wish to cut up these Provinces and cut up their own people into two in these Provinces. The Hindus have their homelands, as I said, consisting of six vast Provinces. Merely because a portion of the minorities in the Pakistan Provinces have taken up this attitude the British Government should not countenance it, because the result of that will be logically that all other Provinces will have to be cut up in a similar way, which will be dangerous, as to embark on this line will lead to a breaking up of various Provinces and create a far more dangerous situation in the future than at present. If such a process were to be adopted it will strike at the root of the administrative, economic and political life of the Provinces which have for nearly a century developed and built up on that basis and have grown and are functioning under the present constitution as autonomous Provinces.

"It is a mistake to compare the basic principle of the demand